



سوال

(72) کیا مؤذن لمبی اذان کہہ سکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

58 تحصیل ہارون آباد R کیا مؤذن لمبی اذان کہہ سکتا ہے؟ (سائل: محمد ندیم عاصم چک ۲۔)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مناسب مقدار میں تکبیر کے مقابلہ میں لمبی اذان کہنے کی اجازت ہے مگر بے تحاشہ لمبی اذان بھی مناسب نہیں، اس سے اذان کا جواب دینے والے اکتا کر جواب دینا چھوڑ دیتے ہیں اور اذان کے ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں، جس کی ذمہ داری ایسے متکلف مؤذن پر عائد ہوتی ہے جو بلا وجہ اذان پر پانچ سے دس منٹ تک لگا دیتے ہیں۔ دوسری بات کہ اذان کے کلمات کے حروف بدل جاتے ہیں جس کی وجہ سے الفاظ میں تحریف لفظی واقع ہو جاتی ہے جو کہ بجائے خود ایک خلاف شرح جبارت ہے۔ ہاں مناسب طوالت بلاشبہ جائز ہے۔ حدیث میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ: «يَا بِلَالُ، إِذَا أَذَنْتَ فَرَسَلْ فِي أَذَانِكَ، وَإِذَا أَقَمْتَ خَافَ» (جامع الترمذی)

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! جب تو اذان پڑھے تو ہر ایک کلمہ الگ الگ کہو اور آہستہ آہستہ کہو اور نماز کے لیے اقامت پڑھے تو جلدی جلدی پڑھو۔“

مگر یہ حدیث ضعیف ہے، رواہ الترمذی وقال لا نعرفه إلا من حدیث عبد المنعم وهو اسناد مجهول اور ایک دوسرا راوی عمرو بن واقد بھی ضعیف ہے۔

قال الدارقطني هو موقوف وقال ابن عدي يكتب حديثه مع ضعف وله شاهد من حديث أبي هريرة عند أبي الشيخ ومن حديث أبي بن كعب عند عبد الله بن أحمد وكذا وأهية الأئمة يقولون المعنى الذي شرح له الاذان فانه نداء لغير الحاضر من فلا بد من تقدير وقت يقع للذهاب للصلاة ولهذا المعنى مال الحاكم إلى تصحيح الحديث۔ (تنقيح الرواة شرح المشكاة: ج ۱ ص ۱۱۲)

اس ضعیف حدیث کے دو شاہد بھی ہیں، مگر وہ بھی کمزور ہیں مگر جس مقصد کے لیے اذان کہی جاتی ہے وہ مقصد اس کو قوی بنا دیتا ہے، یعنی چونکہ اذان غیر حاضر نمازیوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دینے کے لیے پڑھی جاتی ہے اور اس کے لیے اذان کے کلموں کو الگ الگ اور ٹھہر ٹھہر کر کہنا چاہیے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کے کانوں میں سنائی دے جبکہ تکبیر (اقامت) مسجد میں موجود نمازیوں کو نماز کی جماعت کھڑی ہونے کے لیے پڑھی جاتی ہے، لہذا اس کو لمبی کرنے کی ضرورت نہیں، تاہم طوالت مناسب ہونی چاہیے ورنہ ریا کاری اور کلمات اذان میں تحریف کا خدشہ ہے۔



هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 317

محدث فتویٰ